



## سوال

قرآن کریم کو گنتنا کر پڑھنے کا مضموم

## جواب

الحمد للہ

"صحیح احادیث میں قرآن کریم کو گنتنا کر پڑھنے کی ترغیب موجود ہے، گنتنا کر پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ آواز خوب صورت بنائی جائے، اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ گانوں کی طرح پڑھا جائے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تلاوت کرتے ہوئے آواز صحیح اور خوبصورت بنائی جائے۔ انہی صحیح احادیث میں سے ایک یہ حدیث بھی ہے کہ: (اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنا کان لگا کر نہیں سنتا جتنا خوبصورت آواز والے نبی کی با آواز بلند قرآن کی تلاوت سنتا ہے) اسی طرح ایک اور حدیث یہ بھی ہے کہ: (وہ ہم میں سے نہیں جو قرآن کریم کو بلند آواز سے گنتنا کر نہ پڑھے) یہاں پر بھی سابقہ حدیث کی طرح آواز کو خوبصورت بنانا مقصود ہے۔

مذکورہ حدیث کے عربی الفاظ ناؤن اللہ جس کے معنی کان لگا کر سننے کے ہیں، اس کی کیفیت وہی ہوگی جو ذات باری تعالیٰ کے لائق ہے کہ ذات باری تعالیٰ کی سماعت مخلوق کے مشابہ نہیں ہے، بالکل اسی طرح جیسے ہم دیگر صفات کے بارے میں کہتے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ کی سماعت اور کان کی صفت کے بارے میں یہی کہیں گے کہ جیسے اس کی شان کے لائق ہو، کیونکہ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہیں ہے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

ترجمہ: اس کی مثل کچھ نہیں ہے، وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ [الشوری: 11]

قرآن کریم کو گنتنا کر پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ آواز خوبصورت بنائیں اور نشوع کے ساتھ پڑھیں کہ سننے ہی دل حرکت میں آجائے؛ کیونکہ اصل مقصد تو یہ ہے کہ قرآن کریم کے ذریعے دل کو بیدار کریں اور دل میں نشوع کے ساتھ اطمینان پیدا ہو، نیز دل کو قرآن سے فائدہ ہو۔

اسی ضمن میں

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا واقعہ بھی ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو ابو موسیٰ اشعری تلاوت کر رہے تھے، تلاوت سنتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے، اور فرمایا: (ابو موسیٰ تمہیں آل داود جیسی خوبصورت آواز دی گئی ہے۔) جب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتلایا، اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کے رسول اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ آپ میری تلاوت سن رہے ہیں تو میں آپ کو مزید خوبصورت آواز کے ساتھ تلاوت سنتا۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس عزم سے نہیں روکا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ آواز کو خوبصورت بنانا اور تلاوت خوب اہتمام سے کرنا ضروری ہے تاکہ قاری اور سامع دونوں کو نشوع ملے اور دونوں کو فائدہ بھی ہو۔ "ختم شد

"مجموع فتاویٰ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ" (350-11/348)